حضرت ابووائل کے کمالات واوصاف کا تجزیاتی مطالعہ

An analytical study of the excellences and attributes of Hazrat Abu Wail

Dr. Hafiz Muhammad Ibrar Ullah
Assistant Professor of Islamic Studies
The University of Azad jammu & Kashmir, Muzaffarabad
Email: hafizibrar87@gmail.com
Dr. Rizwana Kausar
Lecturer of Islamic Studies
The University of Azad jammu & Kashmir, Muzaffarabad
Email: Rizwanakousar94@gmail.com
Dr. Nighat Akram
Assistant professor,department of Islamic studies
University of poonch rawalakot,ajk
Email: nighatakram@upr.edu.pk

Abstract

Hazrat Abu Wayel, may Allah have mercy on him, was a person of good character, his name is Shafiq bin Salama Asadi, and he was from Bani Malik bin Malik, bin Thaalbah, bin Wadan, bin Asad bin Khazaimah.Amr bin Wayel was asked whether he met the Prophet of Allah. He said yes I was a very small child at that time. When Abu Wail died, Abu Burda kissed his forehead. He died in the period of Hujaj. he narrated from Hazrat Ali, Hazrat Umar, Hazrat Abdullah bin Masoud, Hazrat Osama bin Zayd, Hazrat Huzaifah, Hazrat Abu Musa Ash'ari, and Hazrat Ibn Abbas Razi Allahu Anhum. Academically, Abu Wail was one of the prominent scholars of Kufa. His heart was dominated by the fear of Allah to such an extent that when he was reminded and feared, tears would flow from his eyes. Such great personalities are rarely born on earth- Never wore silk clothes and never ate fine dishes. Hazrat Abu Wayel believed that the comforts of this world are for the unbelievers, and the Muslims, the hereafter is real life. The hadiths of Hazrat Abdullah bin Masoud were more preserved in his memory with the characteristic, no one memorized his hadiths in Kufa better than him. Because of his moral and spiritual perfection, people considered him as a source of mercy and blessing for them.

Keywords: Attributes, Tabii,Kufi , Narrator

تعارف وابتدائیہ

حضرت ابو وائل رحمہ اللہ کا اپنا نام شقیق بن سلمہ اسدی تھا، تابعین بصرہ میں شمار ہوتے تھے اپنی زندگی کا گزر بسر کوفہ میں کیا کرتے تھے انتہائی عبادت گزار لوگوں میں ان کا شمار ہوتا تھا[(1)] اعمش ؒ نے ابو وائل ؒ سے پوچھا کیا آپ جنگ صفین میں شریک ہوئے تھے ؟ فرمایا ہاں ابو زیاد کہتے ہیں کہ میں نے ابو وائل ؒ سے پوچھا کہ آپ بڑے ہیں یا مسروق ؒ؟ کہا میں مسروق ؒ سے بڑا ہوں، ان سے پوچھا گیا کہ آپ بڑے ہیں کہ ربیع بن خیثم رحمہ اللہ ؟ آپ نے کہا کہ میں ان سے عمر میں بڑا ہوں اور وہ عقل میں مجھ سے بڑے ہیں -[(2)] حضرت ابو وائل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک غزوہ میں شرکت کیا، انہوں نے اس موقع پر فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ :

"حریر اور دیباج کے کپڑے نہ پہنو اور سونے اور چاندی کے برتنوں میں پانی نہ پیو- یہ چیزیں کافروں کے لیے دنیا میں ہیں اور ہمارے لیے آخرت میں ہیں"[(3)]

حضرت ابو وائل رحمہ اللہ کا تقویٰ

حضرت ابو وائل رحمہ اللہ ایک بہترین تقوی دار انسان تھے، اللہ نے ان کے دل کو خاص اپنے رضا و خوشنودی کے لئے متوجہ کیا ہوا تھا، بہت ذکی اور ذہین انسان تھے، قرآن کریم کو مکمل حفظ کیا ہوا تھا، دو مہینے میں مکمل طور پر قرآن کی تعلیم حاصل کی تھی[(4)] شقیق ابن سلمہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ہاتھ سے مجھے چار تحفے دیے ہیں اور کہا کہ ایک تکبیر اولیٰ دنیا و مافیا سے بہتر ہے[(5)] حضرت ابو وائل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس نبی کریم ﷺ کا صدقہ وصول کرنے والا عامل آیا وہ ہر ایک سے پچاس اونٹوں میں سے ایک اونٹ زکوٰۃ لیتا تھا، میرے پاس ایک مینڈھا تھا میں وہی لے آیا تھا اور ان سے کہا صدقہ لیں لیکن اس نے اس میں سے کوئی صدقہ نہیں لیا۔ انہوں نے کہا کہ اس میں صدقہ نہیں ہے[(6)] حضرت اعمش ؒ شقیق سے روایت کرتے ہیں کہ ہمارے پاس قادسیہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک کتاب آئی اس کو عبد اللہ بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا تھا شقیق کا بیان ہے کہ انہوں نے کہا کہ اے سیلمان ؟ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے لشکر سے بزاحہ[(7)] دن کا بھاگا ہوا ہوں میں اونٹ سے گر پڑا قریب تھا کہ میری گردن ٹوٹ جائے اگر میں اسی دن مر جاتا تو دوزخ کی آگ میں جاتا[(8)]

کسب حلال کی کوشش اور حرام سے اجتناب

ابو الحسن کہتے ہیں کہ میں ابو بردہ اور شقیق کے پاس گیا تو وہ دونوں بیت مال پر زکوٰۃ موصول کرنے پر معمور

تھے میں ایک دوسرے موقع پر گیا تو وہاں صرف ابووائل ہی موجود تھے مجھ سے کہا: زکوٰۃ کو اس کے مستحقین پر لوٹا دو میں نے کہا ہم مولفہ قلوب کے حصے کے بارے میں کیا کریں گے ؟ کیا ہم دوسرے مستحقین کو دے دیں گے [9]

حضرت ابو وائلؒ کہتے ہیں ہیں کہ میرے اور ابن زیاد کے تعلقات مراسم اس حد تک تھے کہ بس جان پہچان تھی جب وہ کوفے کے علاوہ بصرہ کا حاکم بھی ہو گیا تو مجھ سے کہا آپ میری صحبت و معیت اختیار کرلیں تا کہ آپ مجھ سے کوئی فا ئدہ بھی حاصل کر سکیں، سو میں حضرت علقمہؒ کے پاس گیا اور اس بارے میں ان کا مشورہ لیا انہوں نے کہ آپ جو کچھ ان سے دنیاوی فائدہ بھی حاصل کریں اس سے زیادہ وہ آپ سے دینی فائدہ بھی حاصل کرلیں گے اس کے کچھ عرصہ ابن زیاد نے حضرت ابو وائلؒ کو بیت مال کا افسر مقرر کر دیا پھر ان کو معزول بھی کر دیا۔[10] اسود بن بلال جب ابو وا ئلؒ رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے آئے تو ابووائل رحمتہ اللہ علیہ نے کہا اچھا ہو تا آپ مجھے نہ ملتے، اس نے پوچھا کیوں ؟ ابو وائلؒ یہ آپ نے کیا فرمایا: کہا کہ میں تمہاری زندگی کو ناپسند کرتا ہوں میں تم پر فتنوں سے ڈرتا ہوں اس با ت کو اچھی طرح جان لیں کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر ہے – اس نے کہا، اے ابو وائلؒ آپ ایسا خیال نہ کریں میں ان لوگوں میں سے نہیں، میں دن میں پچاس نمازیں پڑھتا ہوں جب میں مر جاوں گا اور میرے اعمال کا وزن کیا جائے گا تو کسی کی نماز میرے نماز سے زیادہ نہ ہوگی کسی کی نیکی میری نیکی سے زیادہ نہ ہوگی اور کسی کے روزے میرے روزوں سے زیادہ نہیں ہوں گے۔[11]

حضرت ابو وائل رحمہ اللہ کے اوصاف

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات پیدا کیا ہے یعنی بنی آدم کو اہمیت دی ہے جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بعد تابعین افضل لوگ تھے، جن کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے صحابہ کرام کی صحبت سے مشرف فرمایا تھا۔

بحیثیت تابعی حضرت ابو وائل رحمہ اللہ بذات خود کمالات واوصاف کے مالک تھے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِوَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍۙ-رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًاؕ-ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ [12]

اور بیشک مہاجرین اور انصار میں سے سابقینِ اولین اور دوسرے وہ جو بھلائی کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والے ہیں ان سب سے اللہ راضی ہوا اور یہ اللہ سے راضی ہیں اور اس نے ان کیلئے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا، بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں پھر جو لوگ ان کے قریب ہیں پھر جو لوگ ان کے قریب ہیں[13] حضرت ابو وائل رحمہ اللہ کا امتیازی وصف زُہد و تقوی ہے انہوں نے کبھی دولت کی خواہش ظاہر نہیں کی، ابتداء ہی سے دنیا سے بے نیاز اور زُہد و عبادت کی طرف مائل تھے، اپنے عہد کے ممتاز ترین عابد تھے، کئی کئی مہینے مسلسل روزے رکھتے تھے[14]

حضرت ابو وائل رحمہ اللہ کے کمالات واخلاق

انسان ہمیشہ اچھے اخلاق اور کردار سے جانا جاتا ہے، اور تابعین کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بہترین کمالات واخلاق سے نوازا تھا۔ جبکہ دین اسلام نے انسان کو شرافت وعظمت کا پیکر قرار دیا ہے، تمام مظاہر فطرت اور جمیع مخلوقات اس انسان کی خدمت گزاری کے لئے بنائی گئی ہے۔

حضرت ابو وائل رحمہ اللہ نہایت اچھے اخلاق کے مالک تھے، ایثار و قربانی کے مجسم پیکر تھے، فضل وکمال کے اعتبار سے ممتاز ترین تابعین میں سے تھے[15] جب حجاج بن یوسف کوفہ آیا تو ابو وائلؒ کو بلایا آپ اس کے پاس آئے اور حسب ذیل گفتگو ہوئی،

حجاج: آپ کا نام کیا ہے؟

ابو وائلؒ: آپ میرا نام جانتے ہیں اس لئے تو آپ نے مجھے ادھر بلایا ہے پھر نام پوچھنے کی کیا ضرورت ہے؟

حجاج: آپ اس شہر میں کب آئے؟

ابو وائلؒ: چند دن ہی ہوئے ہیں میں اپنے اہل وعیال کو ساتھ لایا ہوں۔

حجاج: آپ قرآن کا کتنا فہم رکھتے ہیں؟

ابو وائلؒ: میں قرآن کا جتنا حصہ پڑھتا ہوں اور سمجھتا ہوں بس قرآن کا اتنا حصہ ہی کافی ہے اگر میں اس پر عمل کروں

حجاج: میں نے آپ کو اس لیے بلایا ہے کہ اپنے کسی عامل (حاکم) سے متعلق کردوں اور آپ اس کے کام میں معاون ہوں

ابو وائلؒ: آپ مجھے کون سے عامل سے متعلق کرنا چاہتے ہیں اور میں اس کی کیا مدد کر سکتا ہوں

حجاج: میں آپ کو سلسلہ کے امیر سے متعلق کرنا چاہتا ہوں

ابو وائلؒ: سلسلہ کے حالات اور انتظام درست نہیں ہو سکتی، مگر ایسے عوام ورجال کے ذریعے جو تجربہ کار، قا

بل اور منتظم ہوں اگر آپ مجھ سے مدد لینا چاہتے ہیں تو کسی ایسے بوڑھے سے مدد لیجیے جو بارعب ہو اور برے لوگوں پر اس کی ہیبت ہو اگر آپ مجھے اس کی خدمت میں معاف ہی کر دیں تو یہ

بات مجھے پسند ہے اور اگر بہر حال کسی عامل سے متعلق کرنا ہی چاہتے ہیں تو کر دیجئے

خدا کی قسم اے امیر: میں آپ کو وہ رات یاد دلاتا ہوں جس نے میری نیند مجھ پر حرام کی تھی میں نے دیکھا کہ آپ کی لوگوں پر آپ کی اتنی ہیبت

طاری ہے اور وہ آپ سے اتنا ڈرتے ہیں کہ وہ کبھی کسی امیر سے اتنا نہیں ڈرے (آپ اپنے ظلم واستبداد میں کمی کریں)۔

حجاج: آپ نے تو یہ بات کہہ دی اگر کوئی اور کہتا تو میں اس کو قتل کرا دیتا مجھے اہم امور درپیش ہیں میں ان ہی کی وجہ سے لوگوں پر ہیبت طاری ہے اگر آپ میری مدد کریں گے تو مجھے خوشی ہوگی، اگر میں آپ کی ضرورت نہ سمجھی تو میں آپ کو معاف کر دوں گا ورنہ ضرور آپ سے مدد لوں گا جائیں اللہ

آپ پر رحم کرے، جب میں ان کے دربار سے نکلا تو پیچھے مڑ کر نہ دیکھا کہ اس پر نظر پڑے [16] ابوہاشم کہتے ہیں کہ میں نے حجاج کے زمانے میں ابووائلؒ کو دیکھا وہ اشاروں میں باتیں کرتے تھے اسی طرح ابن عون کہتے ہیں کہ میرے ہمراہ ایک شخص ابووائلؒ کے پاس آیا اس نے آپ سے کہا، اے ابووائل آپ حجاج کے بارے میں کسی بات کی گواہی دیتے ہیں؟ کہا کیا تو مجھے یہ حکم دیتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی حکمت پر کوئی حکم نہ لگاؤں۔ [17]

حضرت ابووائل رحمہ اللہ کی خشیت الٰہی

عاصم کہتے ہیں کہ ابووائل نماز میں اِدھر اُدھر التفات نہ کرتے تھے (پورے خشوع وخصوع سے نماز پڑھتے تھے) اور ایک قول کہ میں نے

ابووائل کو سجدے میں یہ دعا مانگتے ہوئے سنا "اے اللہ: مجھے معاف کر دے اور بخش دے اگر مجھے معافی دے گا تو تُو فضل کرے گا اور اگر عذاب دے گا تو ظلم نہ ہو گا" اعمشؒ کا بیان کی روایت ہے کہ جب ابووائلؒ سے قرآن میں سے کچھ پوچھا جاتا تو فرماتے میں جس چیز کو سمجھنا چاہتا ہوں اللہ مجھے صحیح فہم عطا فرما دیتا ہے [18] عاصم کا بیان ہے کہ ابووائل رحمتہ اللہ علیہ کی ایک جھونپڑی تھی اسی میں وہ رہتے تھے اور ان کا گھوڑا تھا، جب جہاد کے لئے جاتے تو اسے توڑ دیتے اور جب واپس آتے تو اسے بنا لیتے، اعمش کا کہنا ہے کہ میں نے دیکھا جب وائل رحمتہ اللہ علیہ کا پاجامہ نصف پنڈلی تک تھا اور آپ کا کرتہ اس کے ااوپر تھا اس کے اوپر چادر تھی، انہی کا کہنا ہے کہ شفیق ابووائل رحمہ اللہ اپنی ڈاڑھی رنگتے تھے [19]

احمد بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ شفیق ابو وائل رحمہ اللہ کی بصارت جاتی رہی تھی معرف بن واصل کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم تیمی کو جب ابو وائل رحمتہ اللہ علیہ کے پاس دیکھا ان کا ہاتھ میرے ہاتھ میں تھا جب ابراہیم کچھ نصیحت کرتے تو ابو وائل رحمتہ اللہ علیہ رو پڑتے جب عذاب الہی سے ڈراتے تب بھی رو پڑتے تھے۔ (20)

مشقت سے بھرپور زندگی

حضرت ابو وائل رحمہ اللہ کے پاس کوئی زمین نہیں تھی، صرف ایک گھوڑا تھا اس گھوڑے کے لئے ہی چارے کا بندوبست کیا کرتے تھے (21) ہمیشہ قناعت کی زندگی گزارتے تھے، اللہ کی شکر گزاری میں زندگی گزری، کبھی قیمتی نفیس کپڑے نہیں پہنتے تھے (22) حضرت ابو وائل رحمہ اللہ نے کبھی مال حاصل کرنے کی خواہش ظاہر نہیں کی، ان کے اس روحانی کمالات اور اخلاق کی وجہ سے لوگ ان کو اپنے لئے باعث برکت سمجھتے تھے۔ ہر شہر اور بستی میں ایک شخصیت ایسا ضرور ہوتا ہے جن کے اعمال صالحہ کی برکت سے لوگ مستفید ہوتے ہیں، حضرت ابو واائل رحمہ اللہ کا شمار بھی انہی شخصیات میں سے ہے (23)

تابعین کا درجہ و مقام

دین اسلام سے محبت اس وقت ہو گا جب اکابرین سے محبت ہو، اور تابعین وہ لوگ ہیں جنہوں نے ایمان کی حالت میں صحابہ کرام کو دیکھا، پھر یہ محبت وہ اہتمام بھی چاہتا ہے کہ تابعین کا ذکر بھی عظمت وادب اور احترام کے ساتھ ہو۔ (24)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم: «يَحْمِلُ هَذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُولُهُ يَنْفُونَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْغَالِينَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِينَ وَتَأْوِيلَ الْجَاهِلِين (25)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس علم کو بعد میں آنے والے ہر طبقہ کے صاحب تقویٰ لوگ حاصل کریں گے ،وہ اس (علم) سے غلو کرنے والوں کی تحریف، جھوٹے لوگوں کی جعل سازی اور جہلا کی تاویل کی نفی کریں گے۔

تابعی ہر وہ شخص ہے جس نے کسی صحابی کی صحبت اٹھائی ہو، یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مسلمانوں کے بڑے علمی اور اخلاقی ذخائر چھوڑے ہیں، جن کے اخلاقی نمونوں اور علمی کاوشوں سے اسلامی علوم وفنون کے عمارت قائم ہیں۔ (26)

حاصل بحث

حضرت ابو وائل رحمہ اللہ تابعین کے پہلے طبقے کے تابعی تھے، توکل کرنے والے اور دنیا سے بے رغبتی کر نے والے تھے، ہمیشہ دنیاوی دولت سے بے پرواہ رہے، عبادت کی غرض سے خلوت نشین ہو جاتے اور اللہ کے

معاملے میں اپنے نفس پر اتنی سختیاں کرتے کہ لوگ ان کی حالت دیکھ کر رو پڑتے، حضرت ابو وائل رحمہ اللہ ثقہ راوی تھے، آپ رحمہ اللہ علیہ سے کئی احادیث مروی ہے عادات وخصائل میں آپ ذات نبوی ﷺ کا نمونہ تھے، تابعین کرام دین اسلام کا وہ مقدس طبقہ قرار دیا جاتا ہے جنہوں نے نبی کریم ﷺ کی تعلیمات وہدایات اور صحابہ کرام کی علمی و عملی وراثت کو عام مسلمانوں تک پہنچایا حضرت ابو وائل رحمتہ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ تجارت سے حا صل کیا ہوا ایک درہم مجھے ان دس دراہم سے زیادہ پیارا ہے جو خیرات و بخشش سے حاصل ہوں، ان کا سب سے اہم کمال قرآن وحدیث کی حفاظت اور اس کی اشاعت و تبلیغ تھا، علم، فرمانبرداری، اور اطاعت گزاری میں اپنی مثال آپ تھے اپنی زندگی میں حق گوئی کو اپنایا، اکثر فرمایا کرتے کہ میں اگر سنت کو قائم نہ کروں یا حق کی سیرت اختیار نہ کروں تو مجھے اس دنیا میں جینا پسند نہیں۔ حدیث وفقہ کے ماہر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک باکمال شخصیت تھے۔

References

1.Abi al Fazal , Hafiz , Ahmad bin Ali , Al Asqalani , Tahzib Ul Tahzib , Beruit :Dar ul Fikar , 2000,Vol 04,P 386.
2.Katib Ul Waqidi, Muhammad Bin Saad , Allama,Al Tabqaatul Kabir , Lahore : Abdullah Academy ,2004,Vol 02 ,P 433.
3. Ibid , P 434.
4. Al Navavi , Muhayusin bin Abi Zakaria , Tahdib Ul Asmae Wal Lughat , , Beruit :Dar ul Kutub , Ilmia , 1998, Vol ,01, P 247.
5. Katib Ul Waqidi, Muhammad Bin Saad , Allama,Al Tabqaatul Kabir , Vol 02 ,P 435.
6.Ibid ,P 435
7. Battle of Bani Asad in the period of Hazrat Abu bakr siddique
8. Katib Ul Waqidi, Muhammad Bin Saad , Allama,Al Tabqaatul Kabir , Vol 02, P 436.
9. Al Dahabi , Shams Ud Din , Abu Abdullah , Tazkeratul Huffaz , Lahore : Islamic Publishing House,2009 , Vol ,01, P 398.
10. Katib Ul Waqidi, Muhammad Bin Saad , Allama,Al Tabqaatul Kabir , Vol 02, P 435
11. Ibid , P 436.
12.Al Tauba : 100
13. Al Bukhari ,Muhammad bin Ismail , Kuwait : Dar Tayyeba ,1988, Vol ,02 , P 193 .
14.Amrtsari , Muhammad Saeed , Azmat e Tabeen , Sahranpur : Maktabh Sadia ,1970, Vol , 03, P 29.
15.Alvi , Siraj Ud Din , Maulana , Kufa ky Muhadithin , Labnon : Dar Ahy ut Turath , 1981, Vol,02,P 202.
16. Katib Ul Waqidi, Muhammad Bin Saad , Allama,Al Tabqaatul Kabir , Vol 02, P 434 . 435
17. Ibid , P 435.
18.Katib Ul Waqidi, Muhammad Bin Saad , Allama,Al Tabqaatul Kabir , Vol 02, P 434 .
19. Ibid ,Vol,02 ,P 436.
20.Ibid , P 436.
21.Shams , Muhammad fazil , Mufti , Faizeen , Haider Abad : Saad press, 1971, P 423.

22.Ibid , P 425
23. Abi al Fazal , Hafiz , Ahmad bin Ali , Al Asqalani , Tahzib Ul Tahzib Vol 01,P 247.
24.Nadvi , Ahmed , Shah Moeen Ud Din, Tabeen , India : Azam Garrh Press ,2009, P 09 .
25.Al Baihaqi , Ahmed Bin Hussain ,Sunan Al Baihaqi , Labnon : Dar Tayeeba ,1998, Vol ,10, Raqmul Hadith , 248.
26. Nadvi , Ahmed , Shah Moeen Ud Din, Tabeen , India : Azam Garrh Press , P 15 .